نغمۂ فردوس

مجموعۂ نعت

یکے
از
مطبوعات مکتبہ دین وادب۔ لکھنؤ

# نغمۂ فردوس


شکیلؔ بدایونی

(بی۔ اے)



مکتبہ دین و ادب۔ کچّا احاطہ۔ لکھنؤ

**مصنف:**

شکیل بدایونی (بی۔ اے۔ علیگ)

**ناشر:**

مکتبہ دین و ادب۔ کچا احاطہ۔ لکھنؤ۔۱

**بہ اہتمام:**

ساجد صدیقی ★ والی آسی

**طابع:**

پرنٹرس اینڈ پرنٹرس۔ نخاس، لکھنؤ۔۳

**سنہ اشاعت:**

نقش اوّل فروری ۱۹۶۸ء

**قیمت:**

ایک روپیہ پچھتر پیسے صرف ۱/۷۵

**سول ایجنٹ:**

عبدالباری آسی اکاڈمی ۱۰ لاٹوش روڈ۔ لکھنؤ۔۱

# انتساب

والدۂ مرحومہ کے نام
جنھوں نے مجھے مرتے دم تک دعائیں دیں

شکیل بدایونی

# ترتیب


| | | | |
|---|---|---|---|
| حرفِ آغاز .. | ۹ | دیوانۂ خیر البشرؐ | ۴۱ |
| حمد .. | ۱۳ | فیضِ عامِ محمدؐ | ۴۳ |
| بزمِ دل کی جلوہ سامانی | ۱۵ | معراجِ حیاتِ جاوداں | ۴۵ |
| ادراکِ معرفت .. | ۱۷ | موجِ مے کوثر | ۴۷ |
| نورِ وحدت .. | ۲۰ | وجہِ تخلیقِ جہاں | ۴۹ |
| بشر کی عظمت .. | ۲۲ | تعمیرِ زندگی | ۵۰ |
| انسانِ کامل .. | ۲۴ | ترے دامن سے ہے وابستگی | ۵۱ |
| آرائشِ کون و مکاں | ۲۷ | انجمنِ ہوش | ۵۲ |
| دامانِ التفات | ۳۰ | صلِّ علیٰ کی دُھن | ۵۴ |
| رازو نیازِ طالب و مطلوب | ۳۱ | فرقتِ محمدؐ | ۵۶ |
| دستِ رحمت .. | ۳۴ | رحمتِ کامل | ۵۷ |
| پے نجاتِ جہاں | ۳۶ | امینِ پیامِ حق | ۶۰ |
| ابدی عیش .. | ۳۸ | اے ماہِ مبیں اے ختم رسلؐ | ۶۲ |
| سازِ ترنم آفریں | ۳۹ | جمالِ حقیقت | ۶۴ |

مساوات آفریں مجلس ۶۶ کملی والے ۸۲
مسجود ملائک ۶۸ سلام بحضور سیدنا امام حسین رض ۸۳
فروغ زندگی ۷۰ صدائے سوز ماتم ۸۵
تفسیر حیات ۷۱ فیض رحماں چاہیے ۸۶
حریم عرش کی رفعت ۷۳ شمع ہدایت پہ سلام ۸۷
زندانِ مصطفیٰ ۷۵ جمالِ غوثِ پاک رح ۸۸
صاحبِ قوسین ۷۷ چادر غوث پاک رح ۹۰
عطائے کبریا ۷۹ ترا سنگِ در غریب نواز رح ۹۲
سرکارِ مدینہ ۸۱ میخانۂ محبوبِ الٰہی رح ۹۳
منقبت حضرت سلطان العارفین رح ۹۵
شاہ مدینہ .. .. .. .. ۹۶

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# حرفِ آغاز

الحمدللہ! مکتبہ دین وادب ۔ لکھنؤ قارئین کرام کی خدمت میں ہندو پاکستان کے مقبول ترین اور اہم شاعر حضرت شکیلؔ بدایونی کا نعتیہ مجموعۂ کلام "نغمۂ فردوس" پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

حضرت شکیلؔ بدایونی کی شاعری کا آغاز حضرت مولانا ضیاءالقادری بدایونی کے سایۂ عاطفت میں ہوا جو اس دور کے عظیم ترین نعت گو شاعروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ مولانا ضیاءالقادری کے فیضانِ صحبت سے شکیلؔ صاحب پر جو نقوش ثبت کئے اُن کے زیرِ اثر حضرت شکیل بدایونی کی شاعری بھی حمد و نعت کی پاکیزہ شاعری سے شروع ہوئی، پروان چڑھی اور رفتہ رفتہ انھیں نعت گو بنا کر انھیں ان کے معاصرین میں ممتاز بھی کیا اور انفرادیت بھی بخشی۔ گو کہ شکیل صاحب نے آگے چل کر غزل کو اپنا موضوع منتخب کر لیا تاہم ان کی نعتیہ شاعری کی اہمیت سے انحراف نہیں کیا جا سکتا ہے۔

غزل چونکہ شکیل صاحب کا خاص موضوع رہا ہے اور ان کی غزلگوئی کا اعتراف جگر مراد آبادی، فراق گورکھپوری، ساحر لدھیانوی اور ڈاکٹر شکیل الرحمٰن نے بھی کیا ہے۔ اور میرے خیال کے مطابق نعت گو شاعر کیلئے غزلگو ہونا ناگزیر سا معلوم ہوتا ہے کیونکہ ابتدائے اردو شاعری سے اگر آپ بہ نظر غائر مطالعہ کریں تو آپ کو ۹۵ فیصدی نعتیں غزل کے "فارم" میں ملیں گی چنانچہ ظاہر ہے کہ کامیاب غزلگو کامیاب نعت گو بھی ہوگا! اور شکیل صاحب کی نعتیہ شاعری اسی خصوصیت کی حامل ہے حالانکہ نعت کی راہ غزل کی طرح آسان نہیں یہاں نہ غلو کی گنجائش ہے نہ مبالغہ آرائی کو دخل ہے اس راہ میں منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے پاس ادب، سلامت روی اور اعتدال شرط اولین ہے بغیر احساس عظمت ان راہوں کو طے کرنا آسان نہیں ذراسی لغزش بھی یہاں ناقابل معافی و معذرت ہے لیکن شکیل بدایونی کے نعتیہ کلام میں احساس عظمت و پاس ادب بھی ملتا ہے۔ سلامت روی و اعتدال بھی ملتا ہے۔ سوز و گداز، تڑپ، نشتریت و جاذبیت بھی ملتی ہے اور عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ اور صادق جذبہ بھی ملتا ہے۔ وہ جو کچھ محسوس کرتے ہیں، جو کچھ تصور کی آنکھ سے دیکھتے ہیں صحیح اور سچے اسلامی نظریات کی ترجمانی کرتے ہوئے سیدھے سادے الفاظ اور انداز بیان کا جامہ پہنا کر شعر میں ڈھالتے چلے جاتے ہیں۔ یہی انداز بیان یہی احساس عظمت و پاس ادب یہی سلامت روی اور اعتدال یہی سوز و گداز اور تڑپ یہی نشتریت اور جاذبیت اور عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی کامیاب ترین نعت گوئی کا ضامن ہے۔

اس مختصر سے صرف آغاز کے بعد آیئے ہم شکیل کے نعتیہ کلام کے ذریعہ ارض طیبہ میں چلیں جہاں سکون بھی ہے اور اطمینان بھی!

اگست ۱۹۶۷ء

والی آسی

# نغمۂ فردوس

شکیل بدایونی (بی۔ اے)

# حمد

○

یہ زمیں آسماں ترے صدقے
ہیں ہی کیا دو جہاں ترے صدقے

ہر نفس ہر خیال تجھ پہ نثار!
ہر نظر ہر زباں ترے صدقے
خلوتِ حسنِ شش جہت کی قسم
بزمِ کون و مکاں ترے صدقے
ہے قیامت کا انتظار ہنوز
دل کی بے تابیاں ترے صدقے
نقش ہے لوحِ دل پہ تیرا کلام
رحمتِ جاوداں ترے صدقے
حور و جن و ملک کو کیا کہیے
ابنِ آدمؑ کی جاں ترے صدقے
رنگ و بو میں اُلجھ سکا نہ شکیلؔ
جلوۂ لامکاں ترے صدقے

# بزمِ دل کی جلوہ سامانی

○

تمنا ہے کہ مرتے وقت بھی ہم مسکراتے ہوں
زباں پر یا محمدؐ ہو جب اس دنیا سے جاتے ہوں

بنے اے کاش اس دم سازِ ہستی آخری ہچکی
فرشتے نغمۂ صلّ علےٰ جب گنگناتے ہوں

مزا جب ہے کہ دیوانہ وار اُن کی طرف جائیں
اشاروں سے شہِ ہر دوسرا ہم کو بُلاتے ہوں

شبِ فرقت کی ان رنگینیوں پر جان و دل صدقے
تمھاری یاد ہو دل میں ستارے جھلملاتے ہوں

نہ کیوں اونچا ہو سارے انبیاؑ سے مرتبہ اُن کا
سفارش کر کے اُمت کو جو اپنی بخشواتے ہوں

دُکھوں کی ساعتوں میں کون اُن کو بھول سکتا ہے
دمِ مشکل جو ہر اک بے نوا کے کام آتے ہوں

بیاں کیا ہو شکیلؔ اُس بزمِ دل کی جلوہ سامانی
حبیبِ کبریاؐ جس بزم میں تشریف لاتے ہوں

---

# ادراکِ معرفت

ہے دل میں جلوۂ رُخِ تابانِ مصطفےٰؐ
قندیلِ کعبہ ہے تہِ دامانِ مصطفےٰؐ

سمجھے نہ ہم خدا کی قسم شانِ مصطفےٰؐ
کھائی خدا نے خود قسمِ جانِ مصطفےٰؐ

بے خوفِ حشر میں ہیں غلامانِ مصطفیٰؐ
دار الاماں ہے گوشۂ دامانِ مصطفیٰؐ

باہر حدِ خیال سے ہے شانِ مصطفیٰؐ
ہر عزت و وقار ہے شایانِ مصطفیٰؐ

خوبانِ بزمِ حسن ہیں قربانِ مصطفیٰؐ
اللہ رے تابشِ رُخِ تابانِ مصطفیٰؐ

نصرت بدوش ہے علمِ شانِ مصطفیٰؐ
فتحِ مبیں ہے بہرِ غلامانِ مصطفیٰؐ

پرساں گناہ گار کا محشر میں کون تھا
حاصل ہوئی اماں تہہِ دامانِ مصطفیٰؐ

خود ہیں مقامِ حمد پہ صرفِ ثنائے حق
بالائے عرشِ حق ہے ثنا خوانِ مصطفیٰؐ

رفعت حضورؐ کی حدِ امکاں سے ہے بلند
ہے اوجِ عرش تا حدِ پایانِ مصطفیٰؐ

ادراک معرفت نہ کما حقہٗ ہوا
جبریلؑ گو تھے، خاصۂ خاصانِ مصطفیٰؐ

جنت بنا دے گل کدۂ کائنات کو
ہاں اے نسیم جنبشِ دامانِ مصطفیٰؐ

زاہد ہے بزمِ حشر میں شرمندۂ عمل
کوثر بکف ہے مجمعِ رندانِ مصطفےٰؐ

سیرت جہاں نواز ہے صورت خدا نُما
ہے خالقِ جمال ثنا خوانِ مصطفےٰؐ

محفل نوائے نعت سے مدہوش ہے شکیلؔ
ہے لب پہ نغمۂ لبِ حسّانؓ مصطفےٰؐ

# نورِ وحدت

○

اے شہِ جنّ و بشرؐ تجھ پہ درود اور سلام
تجھ سے قائم ہے زمانے میں محبت کا نظام

تو نہ تھا جب تو دو عالم کی حقیقت کیا تھی
آدمی تھے مگر آدم کی حقیقت کیا تھی

حسد و بُغض و عداوت کے سوا کچھ بھی نہ تھا
صرف اک دورِ جہالت کے سوا کچھ بھی نہ تھا

تو نے آکر دلِ انساں کو قرینے بخشے
نورِ وحدت سے دمکتے ہوئے سینے بخشے
سلسلہ توڑ دیا رسمِ خطا کاری کا
اہلِ دنیا کو دیا درس وفا داری کا
ظلمتِ کفر سے ایمان کو آزاد کیا
قیدِ باطل سے ہر انسان کو آزاد کیا
تو نے سکھلائے زمانے کو اخوّت کے چلن
قلبِ مسلم کو دیا حوصلۂ کفر شکن
بھر دیا رنگ نکھرتی ہوئی تقدیروں میں
زندگی ڈھل گئی قرآن کی تفسیروں میں
اے غریبوں کے سہارے دلِ مسلم کے قرار
اے گنہ گار کے حامی مری جاں تجھ پہ نثار
بالیقیں باعثِ تخلیقِ دو عالم تو ہے
میرا مونس، مرا آقا، مرا ہمدم تو ہے
"مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

---

# بشر کی عظمت

○

زمیں پہ مستی برس رہی ہے فلک پہ انوار چھا رہے ہیں
یہ کس کا پرتو ہے جلوہ افگن کہ دو جہاں جگمگا رہے ہیں
یہ کس کے دیدار کی خوشی میں ہے آسمانوں پہ دھوم برپا
یہ کس کی آمد کے پاک نغمے ملائکہ گنگنا رہے ہیں

یہ کون ہے راکبِ معظم براق و رفرف ہیں جسپہ نازاں
ادب سے جبریلؑ کسکے ہمراہ آج سدرہ تک آرہے ہیں
جبینِ آدم دمک رہی تھی انھیں کے نورِ خدا نما سے
یہی جو عرش بریں پہ جا کر بشر کی عظمت بڑھا رہے ہیں
یہی وہ ہیں جنکے دم قدم سے ہے ربطِ دنیا و دیں بھی قائم
یہی وہ ہیں خلقِ بے خبر کو جو رازِ ہستی بتا رہے ہیں
یہی وہ ہیں جنکی زندگی نے کیا محبت کا نام روشن
یہی وہ ہیں جو ہر اک کے ہو کر ہر اک کو اپنا بنا رہے ہیں
یہی وہ ہیں جنکے آستاں پہ ہیں تاج والے بھی سر بسجدہ
یہی وہ ہیں جو نحیف رہرو کا بوجھ سر پہ اٹھا رہے ہیں
یہی وہ ہیں جنکی سیرتِ پاک وجہِ تقلید دو جہاں ہے
یہی وہ ہیں جو ہجومِ غم میں گھرے ہوئے مسکرا رہے ہیں
شکیلؔ کس منھ سے ہو ثنائے حبیبِ داور رسولِ اکرمؐ
خدا کے جلوے دکھانے والے خدا کو جلوہ دکھا رہے ہیں

---

# انسانِ کامل

○

دعا کا اثر آج کام آرہا ہے
خوشی کا مبارک مقام آرہا ہے

صبا رہ گزر میں بچھی جا رہی ہے
کوئی رہبرِ خوش خرام آ رہا ہے
یہ کس ذاتِ برحق کی ہے آمد آمد
فرشتوں کا پیہم سلام آ رہا ہے
یہ کون آج انسانِ کامل زمیں پر
بصد عزت و احترام آ رہا ہے
خوشا بختِ آدم کہ بزمِ فنا میں
امینِ حیاتِ دوام آ رہا ہے
جو والشمس چہرہ تو واللیل گیسو
جلو میں لیے صبح و شام آ رہا ہے
در و بام سے پھوٹ نکلیں ضیائیں
دو عالم کا ماہِ تمام آ رہا ہے
مٹاتا ہوا کفر کی ظلمتوں کو
وہ خورشید بالائے بام آ رہا ہے
لرزتا ہے میخانۂ کفر و باطل
صداقت کا گردش میں جام آ رہا ہے
یتیموں، غلاموں کی بگڑی بنانے
کوئی مونسِ خاص و عام آ رہا ہے

بشارت رسولوں نے دی آکے جس کی
وہ بے کرم خدا کا پیام آ رہا ہے
خوشا نطق رنگیں زہے خوش کلامی
زباں پر محمدؐ کا نام آ رہا ہے
زہے جلوۂ بے مثال محمدؐ
جہاں روشن است از جمالِ محمدؐ

---

# آرائشِ کون و مکاں

○

خشک ہونٹوں پر ترانے آ گئے
شادمانی کے زمانے آ گئے

آسمانوں سے تمام اربابِ نور
بزمِ امکاں کو سجانے آ گئے

غنچہ و گل نے بھرا محفل میں رنگ
چاند تارے جگمگانے آ گئے

گل کدے میں طائرانِ خوش نوا
رقص کرنے گنگنانے آ گئے

نو بہ نو نظارہ ہائے مست مست
دیدہ و دل میں سمانے آ گئے

صبح کے جلوے حریمِ فرش پر
نور کی چادر بچھانے آ گئے

انبیاءؑ و قدسیانِ سر بلند
اپنا اپنا سر جھکانے آ گئے

ہو چکی آرائشِ کون و مکاں
ایک مرکز پر زمانے آ گئے

دی صدا روح الامینؑ نے دفعتاً
شاہِ دینؐ جلوہ دکھانے آ گئے

مژدہ اے اُمت کہ ختم المرسلینؐ
بختِ خوابیدہ جگانے آ گئے

نعرۂ صلِّ علیٰ کی گونج سے
وجد میں خود شادیانے آ گئے

نور ایماں بن کے از سر تا بہ پا
کفر کی ظلمت مٹانے آ گئے

بزمِ کثرت میں یقیں کے ساز پر
نغمۂ وحدت سُنانے آ گئے

جان و دل صدقے بہ ہر نقشِ قدم
دہر کو جنت بنانے آ گئے

بے کسوں کو پوچھتا ہی کون تھا
بے کسوں کے ناز اُٹھانے والے

زحمتِ بے جا و ظلم و جور سے
ناتوانوں کو بچانے آ گئے

اللہ اللہ خسروِ کون و مکاں
راہرو کے بوجھ اُٹھانے آ گئے

مختلف اربابِ رنگ و نسل کو
ایک ہی مرکز پہ لانے آ گئے

دل کی ہر دھڑکن یہ کہتی ہے شکیلؔ
شادمانی کے زمانے آ گئے

# دامنِ التفات

○

جذب ہے تابشِ نظرِ ختمِ رسل ﷺ کی ذات میں
آئی جو بن کے شمعِ حق انجمنِ حیات میں

جن کے امیں عدم سے تھے آدمؑ و یوسفؑ و مسیحؑ
ہیں وہ تمام خوبیاں سرورِ کائنات ﷺ میں

فردِ گناہ پر مری رشک ہے اہلِ حشر کو
کس نے چھپا لیا مجھے دامنِ التفات میں

جس کے فروغ کی ہوئی غارِ حرا سے ابتدا
پھیل گئی وہ روشنی عرصۂ شش جہات میں

چہرۂ تابناک پر رقصِ تبسمِ سحر
جلوۂ زلف کی قسم دن کی جھلک ہے رات میں

مونسِ دردِ بیکساں تیرے خیال کے نثار
مل گئی دولتِ سکوں کشمکشِ حیات میں

وہ تو حسینِ بدر نے درسِ وفا دیا شکیل
ورنہ کسی کا کون تھا غم کدۂ حیات میں

# راز و نیازِ طالب و مطلوب

بے پردہ جلوہ ہائے جہاں آفریں ہوئے
مہمانِ عرش عازمِ عرشِ بریں ہوئے
اللہ کی طرف سے پیامِ طلب لیے
حاضر حضورِ شاہؐ میں روح الامینؑ ہوئے

کعبے میں تھے حبیبؐ خدا صرفِ خوابِ ناز
جبریلؑ جبہ سائے قدومِ حسیں ہوئے
ماتھا رگڑ دیا کفِ پائے حضورؐ سے
بیدار خوابِ ناز سے سلطانِ دیں ہوئے
چلنے برائے سیرِ مقامِ دنیٰ حضورؐ
گویا بصد نیاز یہ روح الامیںؑ ہوئے
اوّل ادب سے شکر کا سجدہ ادا کیا
پھر شہسوارِ دوشِ براقِ حسیں ہوئے
اقصیٰ میں آپؐ آگئے بیت الحرام سے
آکر یہاں امامِ صفِ مرسلیں ہوئے
سب انبیاؑ نے آپ کے پیچھے پڑھی نماز
سب کے امام سرورِ دنیا و دیں ہوئے
خطبہ ثنا کا اپنی پڑھا ہر رسولؑ نے
مدحت طرازِ ختمِ رسلؐ بعد ازیں ہوئے
بعدِ فراغ خطبہ بہ ایمائے جبرئیلؑ
اقصیٰ سے آپؐ عازمِ عرشِ بریں ہوئے
تیزی براق میں تھی کہیں برق سے سوا
پہونچی جہاں نگاہِ تخیل وہیں ہوئے

سدرہ پہ آ کے حضرتِ جبریلؑ رُک گئے
سرکارؐ اس مقام پہ رفرف نشیں ہوئے

طے سب ہوئیں دَنیٰ فتدلّٰی کی منزلیں
فائز مقامِ محمد پہ سلطانِ دیں ہوئے

نورِ خدا میں جذب ہوا نورِ مصطفےٰؐ!
نزدیکِ حق حضورِ معلّٰی مکیں ہوئے

راز و نیازِ طالب و مطلوب اے شکیلؔ
اب تک خدا گواہ کہ افشا نہیں ہوئے

# دستِ رحمت

○

بے خودی میں کیا بتائیں ہم کہ ہم نے کیا کیا
جس طرف جلوہ ترا آیا نظر سجدہ کیا
کر کے نالہ ہجر طیبہ میں مجھے رسوا کیا
اضطرابِ دردِ دل یہ ہائے تو نے کیا کیا

جلوۂ در پردہ دیکھا ہو گئے بے خود کلیمؑ
عرش پر دیدارِ حق آقاؐ نے بے پردا کیا

بُت گرے بُت خانے ٹوٹے کلمۂ توحید سے
حشر تم نے کائناتِ کفر میں برپا کیا

خلوتِ عرشِ بریں سے تم نے آکر دہر میں
دین کی تبلیغ کی اسلام کا چرچا کیا

چشمے پتھر سے اُبلنا عین فطرت ہے کلیمؑ
دستِ رحمت سے رواں سرکارؐ نے دریا کیا

دیکھ کر ہم عاصیوں پر لطف و رحمت کی نظر
بخششِ اُمّت کا حق نے آپؐ سے وعدا کیا

آج بھی ہے اے خوشا قسمت امیدِ مغفرت
محو دل سے تیری رحمت نے غمِ فردا کیا

جلوۂ نورِ نبیؐ نے دل میں آکر اے شکیلؔ
عرش کے انوار سے روشن مرا سینا کیا
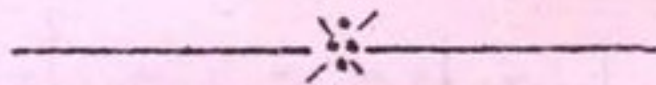
# پے نجاتِ جہاں

مدینہ دل سے مدینے سے دل جدا نہ ہوا
نگاہِ لطف کے قرباں حضورؐ کیا نہ ہوا
ولائے ساقیٔ کوثرؐ سے دل جدا نہ ہوا
خدا کی شان ہے کعبہ شراب خانہ ہوا

پئے نجاتِ جہاں لطف حق بہا نہ ہوا
حساب فردِ عمل کیا ہوا ہوا نہ ہوا

تمھاری شان دکھانا تھی اہلِ دنیا کو
بغیر وجہ نہ قائم یہ کارخانہ ہوا

مرے کریم نے بخشا بلا حساب مجھے
نیا یہ میرے گناہوں کا شاخسانہ ہوا

مریضِ ہجر نبیؐ کس طرح شفا پاتا
دوا شناس کوئی درد آشنا نہ ہوا

تو وہ کریم ہے تیرے سوا زمانے میں
کوئی شکیل کا ہمدرد و ہم نوا نہ ہوا

# ابدی عیش

کرمِ ساقیٔ کوثر جو بدستور رہے
چشمِ میکش ہیں خمارِ مے منصور رہے

روشنی بدر کے ذرّوں کی سرِ طور رہے
چاند بر کف کلسِ روضۂ پُرنور رہے

مجھ کو یارب ہو عطا حوصلۂ چشمِ کلیمؑ
تا ابد جلوہ فشاں برق سرِ طور رہے

عیدِ میلاد کی یارب ہو مسرت ہر روز
جانِ مسلم ابدی عیش سے مسرور رہے

اے نسیمِ چمنِ طیبہ سُنا وہ نغمے
لطف اندوزِ مسرّت دلِ رنجور رہے

تو قریبِ رگِ جاں ہے یہ غرض ہے اس سے
کہ گنہگار نہ رحمت سے تری دور رہے

# سازِ ترنّم آفریں

○

باغِ جہاں ہے میکدہ عید سی ہے بہار میں
شیشۂ بادۂ طہور ہے کفِ بادہ خوار میں
قصرِ جناں کی ہے کلید دستِ خطا شعار میں
کس کو مجالِ دم زدن رحمتِ کردگار میں
فردِ عمل کا ہر ورق بن گیا نور کا طبق
تھا یمِ مغفرت نہاں دیدۂ اشکبار میں

ظلمتِ معصیت مٹا جلوۂ حق نما دکھا
بدر کے چاند آ ذرا میری شبِ مزار میں

رحمتِ حق نے بار بار سعیِ شمار کی ہزار
روزِ جزا نہ آسکے جرم مرے شمار میں

نقشِ قدوم مصطفیٰ ہیں سرِ راہ جلوہ زا
ذرّے ہیں رشکِ آفتاب دامنِ کوہسار میں

تابشِ برق طور ہے صحنِ حرم میں نور ہے
عرش کی چاندنی ہے فرش روضۂ نور بار میں

جس کے امیں ازل سے تھے آدمؑ و یوسفؑ و مسیحؑ
ہیں وہ تمام خوبیاں بدر کے تاجدار میں

سازِ ترنّم آفریں بزم میں ہے درود خواں
صلّ علیٰ کی ہے صدا نغمۂ خوشگوار میں

ساقیِ خلد کے نثار ہے وہی مے وہی خمار
ہے وہی نشۂ طہور دیدۂ مے گسار میں

سوئے حرم بلا اُسے بابِ کرم دکھا اُسے
جانِ شکیلِ زار بھی کب سے ہے انتظار میں

---

# دیوانۂ خیر البشرؐ

مجھے پروا نہیں آلودۂ عصیاں اگر ہوں میں
یہ کیا کم ہے کہ فردِ اُمتِ خیر البشرؐ ہوں میں
مجسم حُسن بن کر دیدۂ پُر شوق میں آجا
قسم تیری محبت کی ز سرتا پا نظر ہوں میں

طلوعِ مہر سے روشن ظہورِ سرورِ دیں ہے
جبھی تو مائلِ رنگینیٔ حُسنِ سحر ہوں میں

نہ چھوڑے خاکِ راہِ شوق اُڑ کر میرے دامن کو
مری تعظیم کر دیوانۂ خیر البشرؐ ہوں میں

حضوری کا شرف حاصل ہے دربارِ رسالت میں
حریمِ ذات سے فی الواقعہ نزدیک تر ہوں میں

شبِ معراج کے رنگیں تصور سے یہ عالم ہے
مجھے محسوس ہوتا ہے فرازِ عرش پر ہوں میں

غمِ ماضی غمِ فردا غمِ دنیا غمِ عقبےٰ
نگاہِ لطف ہے مجھ پر تو سب سے بے خبر ہوں میں

یہ سب کچھ اے شکیلؔ اس رحمتِ عالم کا صدقہ ہے
کہ اہلِ علم و فن ہوں صاحبِ فکر و نظر ہوں میں

---

# فیضِ عامِ محمدؐ

زہے اوجِ نطقِ کلامِ محمدؐ
پیامِ خدا ہے پیامِ محمدؐ

خوشا رفعت و احترامِ محمدؐ
ہے عرشِ بریں زیرِ گامِ محمدؐ

محبت سے سرشار ظرفِ صداقت
صداقت سے لبریز جامِ محمدؐ

غلام اور آقا کی تمیز مشکل
نہ ہے حاصلِ فیضِ عامِ محمدؐ

الٰہی ہم اربابِ مہر و وفا کو
عطا کر وہی صبح و شامِ محمدؐ

جہاں اُن کے قدموں سے روشن ہے لیکن
بلند از جہاں ہے مقامِ محمدؐ

یہ مہرِ درخشاں یہ ماہِ منوّر
فروزاں ہے حُسنِ تمامِ محمدؐ

جبینِ فلک اب بھی سوئے زمیں ہے
یہ ہے غالباً احترامِ محمدؐ

تعیّن کی حد سے یقیناً ہیں آگے
جو نظریں ہیں بالائے بامِ محمدؐ

مصائب میں رہ کر بھی کیا مطمئن ہے
خوشا فطرتِ شاد کامِ محمدؐ

کہاں ہم شکیلؔ اور کہاں نعت گوئی
یہ سب کچھ ہے فیضِ دوامِ محمدؐ

# معراجِ حیاتِ جاوداں

وقف تھے قدسی ازل سے جن کی طاعت کے لئے
آئے وہ دنیا میں دنیا کی ہدایت کے لئے
ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے منتظر ہے آفتاب
احترامِ آمدِ صبحِ ولادت کے لئے

باعثِ تخلیقِ عالم آپ ہنگامِ ازل
آپؐ شایاں منصبِ ختمِ رسالت کے لئے

ہے محبت اُن کی معراجِ حیاتِ جاوداں
مرحبا ہوں اُن پہ تکمیلِ محبت کے لئے

ہے جناں بر کف جزائے عشق سلطانِ جناں
یعنی ہے جنت ہماری ہم ہیں جنت کے لئے

ہو گئی دوری حضوری خواب میں آئے حضورؐ
مضطرب کب سے نگاہیں تھیں زیارت کے لئے

سُن کے محشر میں گنہ گاروں کے نالے اے شکیل
وہ مقامِ حمد سے آئے شفاعت کے لئے

# موجِ مئے کوثر

○

موجِ مئے کوثر ہے تو جنت کی ہوائیں
اللہ رے ارضِ شہ بطحا کی فضائیں
کیجئے تو شہِ دیں کے توسّل سے دعائیں
ممکن ہی نہیں آپ جو مانگیں وہ نہ پائیں

تعظیم کے قابل ہے مرے دل کا دھڑکنا
دیتا ہے یہ دل نامِ محمدؐ کی صدائیں

اے شاہِ مدینہ تری سیرت کی بدولت
مشہور ہیں اربابِ محبت کی وفائیں

ہے منتظرِ چشمِ کرم نیکیٔ اعمال
دامانِ شفاعت میں ہیں مسرور خطائیں

یوں پینے کو مل جاتی ہے سب سے ملے عرفاں
تقدیر ہے اُس کی جسے سرکارؐ پلائیں

اے آتشِ دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلو
کیا ہو جو گنہ گار کے آنسو نکل آئیں

ہے روح شکیل اپنی بہ ہر لحظہ معطّر
آتی ہیں شب و روز مدینہ کی ہوائیں

—— ·· ✻ ·· ——

# وجہ تخلیق جہاں

امام المرسلیں تم ہو شفیعِ عاصیاں تم ہو
دل وجاں تم پہ صدقے مونسِ بیچارگاں تم ہو

مری ہستی کی عظمت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی
تمہاری خاکِ پا ہوں میں شہِ کون ومکاں تم ہو

قسم اس پرسشِ پیہم کی اے جود وعطا والے
خدا کی رحمتیں اُس پر ہیں جس پر مہرباں تم ہو

زمانہ فخر کرتا ہے تمہاری ذاتِ اقدس پر
جہاں ہے تم سے روشن وجہِ تخلیقِ جہاں تم ہو

مبارک ہوں یہ روزوں کے مقدس دن مسلماں کو
زہے قسمت شکیل ان ساعتوں کے قدرداں تم ہو

# تعمیرِ زندگی

ادب اے یادِ شادکامِ رسولؐ
آرہا ہے زباں پہ نامِ رسولؐ
مرحبا عزّ و احترامِ رسولؐ
منزلِ عرش ہے مقامِ رسولؐ
دیکھیے پھر کمالِ رحمتِ حق
کچھ طلب کیجیے بنامِ رسولؐ
دردِ تعمیرِ زندگی کی قسم
ہے پیامِ خدا پیامِ رسولؐ
اکثر از خود خدا کے نام کے بعد
آگیا ہے لبوں پہ نامِ رسولؐ
ذرّہ ذرّہ ہے شادماں تو شکیل
کیوں ہے محرومِ فیضِ عامِ رسولؐ

# ترے دامن سے ہی وابستگی

دکھا دے جذبِ دل کی اک جھلک عشقِ نبیؐ اپنی
تمنا ہے مدینے میں گزاروں زندگی اپنی

محمدؐ مصطفیٰ کی سیرتِ اقدس کا کیا کہنا
شہِ دیں بن کے دنیا کو دکھا دی سادگی اپنی

خوشا قسمت دعائیں دیں مذمت کرنے والوں کو
زہے شفقت ہر اک دشمن سے رکھی دوستی اپنی

نہیں دنیا میں کوئی مونس و ہمدم تو کیا پروا
یہ کیا کم ہے ترے دامن سے ہے وابستگی اپنی

یقیں ہے ہم گنہگارانِ امت کو کہ محشر میں
نہ دیکھی جائے گی ان سے فسردہ خاطری اپنی

شکیلؔ افسوس وقتِ رخصتِ ماہِ صیام آیا
خدا پھر لائے گا یہ دن اگر ہے زندگی اپنی

# انجمنِ ہوش

زاہد ترے مجرم سے کہے ہوش میں آجا
اے رحمتِ محبوبِ خدا جوش میں آجا
اے حُسن رخ ساقیِ کوثر ترے صدقے
میری نگہِ میکدہ بردوش میں آجا

میں تیرے لیے ہوں مرا دل تیرے لئے ہے
آجا تو اسی جنتِ روپوش میں آجا

عالم یہ گنہ گار کا ہو گا سرِ محشر
وہ خود یہ کہیں گے مرے آغوش میں آجا

تسکین و مداوائے نظر خواب میں کب تک
اک دن تو مری انجمنِ ہوش میں آجا

اے یادِ شہنشاہِ دوعالم ترے صدقے
محفل کے لئے خلوتِ خاموش میں آجا

یہ کس کی تجلّی ہے شکیلؔ اپنی نظر میں
سرکارِ مدینہ ہیں ذرا ہوش میں آجا

# صلِّ علیٰ کی دُھن

○

غمِ عشقِ احمدِ مصطفےٰؐ مری زندگی میں سمائے جا
تجھے اپنے جذب کا واسطہ مجھے یوں ہی اپنا بنائے جا

شبِ قدر کتنی حسیں ہے تو، اُنھیں تابشوں کی قسم تجھے
جسے عرش و طور سے ربط ہے وہی جلوہ مجھکو دکھائے جا

مرے ہم نشیں مرے زاہدا یہ خمارِ حُبِّ رسولؐ ہے
مجھے ہوش آ نہ سکے گا اب تو ہزار ہوش میں لائے جا

جدھر آنکھ اُٹھا کے میں دیکھ لوں ہوں نظر میں تیری تجلیاں
اس ادا سے اے رُخِ شاہِ دیںؐ مری چشمِ شوق میں آئے جا

تو شفیعِ حشر ہے بالیقیں میں گناہ گار ہوں غم نہیں
مجھے دے کے مژدہ مغفرت مری ہر خطا کو چھپائے جا

ہے شکیلؔ حاصلِ دیں یہی ہو زباں پہ صلِ علیٰ کی دھن
کسی اور نغمے سے کیا غرض یہی ایک نغمہ سنائے جا

---

# فرقتِ محمدؐ

موت ہی نہ آجائے کاش ایسے جینے سے
عاشقِ نبیؐ ہو کر دور ہوں مدینے سے

فرقتِ محمدؐ میں خوں فشاں ہیں یوں آنکھیں
جیسے مے چھلکتی ہو سُرخ آبگینے سے

کون سی دعا ہے وہ جو اثر نہیں رکھتی
ہاں مگر یہ لازم ہے مانگئے قرینے سے

زندگی کے طوفاں میں جبکہ ناخدا تم ہو
کیوں نہ ہوں خدا والے مطمئن سفینے سے

اے حسینِ بطحا سُن ہے یہی خوشی میری
عمر بھر لگا رکھوں تیرے غم کو سینے سے

آنکھ بند کرتے ہی ہم تو اے شکیلؔ اکثر
چل دیئے مدینے کو آ گئے مدینے سے!

# رحمتِ کامل

نبیوں کے سردار محمدؐ  نبیوں کے سردار محمدؐ
نبیوں کے سردار
حاملِ صد اسرار محمدؐ
آئینۂ انوار محمدؐ
نبیوں کے سردار محمدؐ

نبیوں کے سردار
نبیوں کے سردار

اللہ اللہ جذبِ محبّت
خود ہے خدا کو دید کی حسرت
خالق کے دلدار محمدؐ

خالق کے دلدار
نبیوں کے سردار

خُلق مجسّم رحمتِ کامل
ہو گئی آساں اُس کی مشکل
جس نے کہا اک بار محمدؐ

جس نے کہا اک بار
نبیوں کے سردار

دردِ محبت نیک ارادے
حق سے لئے بخشش کے وعدے
اُمت کے غم خوار محمدؐ

اُمت کے غم خوار
نبیوں کے سردار

بحرِ حوادث زیست بداماں
کیسی موجیں کیسا طوفاں
نیّا کھیون ہار محمدؐ

نیّا کھیون ہار
نبیوں کے سردار

قاطعِ ہجراں بن کر آؤ
درد کا درماں بن کر آؤ
جینا ہے دشوار محمدؐ

جینا ہے دشوار
نبیوں کے سردار

رُخ پہ شکیلؔ اک نور ہویدا
آنکھ میں ہے طیبہ کا نقشا
دل ہے ترا دربار محمدؐ

دل ہے ترا دربار
نبیوں کے سردار

# امینِ پیامِ حق

○

عالم ہر ایک عالمِ برتر تمھیں سے ہے
تم مظہرِ خدا ہو مقدّر تمھیں سے ہے
تزئین ماہ و انجم و اختر تمھیں سے ہے
میری شبِ فراق منوّر تمھیں سے ہے
پھولوں میں تم بہاروں میں تم رنگ و بو میں تم
دامانِ روزگار معطّر تمھیں سے ہے

تکمیلِ ذوقِ بادۂ گل رنگ کی قسم
رندوں میں شغلِ زمزم و کوثر تمھیں سے ہے

یوں تو ہوئے ہزار امینِ پیامِ حق
لیکن فروغِ نامِ پیمبر تمھیں سے ہے

تم نے سکھائے خلق کو آدابِ بندگی
یہ اہتمامِ مسجد و منبر تمھیں سے ہے

تسکینِ اضطراب کے ساماں تو کم نہیں!
لیکن تسلّیِ دلِ مضطر تمھیں سے ہے

محبوبِ ذوالجلال ہو تم اے شہِ اُمم
رحمت کا آسرا سرِ محشر تمھیں سے ہے

توصیف کس زباں سے تمھاری کرے شکیل
انساں کی ذات افضل و اطہر تمھیں سے ہے

# اے ماہِ مبیں اے ختمِ رسلؐ

اے صلِّ علیٰ دل کی دنیا کچھ اور رہی پائی جاتی ہے
سرکارِ دوعالمؐ کی صورت آنکھوں میں سمائی جاتی ہے
دیوانوں کا جب یہ عالم ہے پھر اُن کی کشش کا کیا کہنا
جس سمت اُٹھاتے ہیں وہ قدم اُس سمت خدائی جاتی ہے

اے سرورِ دیں اے ہادیٔ کُل اے ماہِ مبیں اے ختمِ رسل ؐ
وہ آپ ؐ کا در ہے جس در پر تقدیر بنائی جاتی ہے

ہوتا ہے کرم کے وعدوں سے سوزِ غمِ فرقت اور فزوں
اک آگ بجھائی جاتی ہے اک آگ لگائی جاتی ہے

آشوبِ قیامت کیا کہیے ہنگامۂ محشر کیا کہیے
دیدِ شہِ بطحا کی خاطر یہ بزم سجائی جاتی ہے

نظارہ شکیل آساں ہے اگر احساسِ عقیدت خام نہ ہو
وہ سامنے خود آجاتے ہیں جب آنکھ اٹھائی جاتی ہے

---
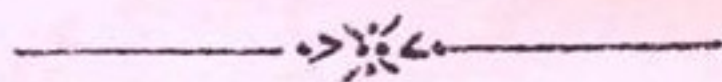
# جمالِ حقیقت

زہے جلوۂ بے مثالِ محمدؐ
خدا خود ہے محوِ جمالِ محمدؐ
قدم چوم لیتا ہے عرشِ بریں تک
یہ ہے شانِ اوجِ کمالِ محمدؐ

نہ دنیا کی حسرت نہ عقبیٰ کی چاہت
بس اک آرزوئے وصالِ محمدؐ

جمالِ حقیقت جمالِ خدا ہے
جمالِ خدا ہے جمالِ محمدؐ

خدا کی قسم اُس کی مشکل ہو آساں
جو مشکل میں کر لے خیالِ محمدؐ

ازل سے ابد تک ہر اک دل میں قائم
خوشا عظمتِ لازوالِ محمدؐ

خطا ہر گنہ گار کی حق نے بخشی
نہ دیکھا گیا انفعالِ محمدؐ

شکیل اپنی ہستی پہ ہے ناز مجھ کو
کہ ہوں زیرِ دامانِ آلِ محمدؐ

---

# مساوات آفریں مجلس

سلاطینِ جہاں کے دل میں ارمانِ غلامی ہے
عجب شاہانہ دربارِ شہنشاہِ گرامی ہے
بلائیں رد، مصائب دور، دل مسرور ہوتے ہیں
وہ مسعود و مبارک مصطفیٰ کا نامِ نامی ہے

ہے اس اُمید پر دل میں یقینِ مغفرت پیہم
گنہ گارانِ اُمت کا شفیعِ حشر حامی ہے

ہے ساقی شیشہ بر کف خلد کی رنگیں فضاؤں میں
لبِ کوثر ترقی پر جنونِ تشنہ کامی ہے

حدِ ادراک سے بالا ہے اوجِ گنبدِ خضریٰ
زمیں بوسِ حرم ہے آسمانِ دنیا سلامی ہے

تری مجلس ہے شاہا وہ مساوات آفریں مجلس
جہاں یکساں عراقی، مغربی، ہندی و شامی ہے

فغاں مسلم کی سُن حجرہ سے اُٹھ اے صاحبِ نصرت
کہ ہر لب پر فقم فقم یا حبیبی کی تمنا می ہے

رسائی ہے شکیلؔ اُس صف میں مدّاحِ رسالت کی
جہاں رومیؔ جہاں خسروؔ جہاں جامیؔ نظامیؔ ہے

———— ◦❋◦ ————

# مسجودِ ملائک

○

اے ہادیٔ کل اے ختمِ رُسل اے شاہِ اُمم اے سرورِ دیںؐ
تو صبحِ ازل، تو شامِ ابد، کونین میں تجھ سا کوئی نہیں
یہ خشکی و دریا تیرے لیے یہ گلشن و صحرا تیرے لیے
ہوتا نہ جو تو اے فخرِ بشرؐ واللہ نہ ہوتے اہلِ زمیں

مسجودِ ملائک ذات تری معمورِ صداقت بات تری
ہر روز ترا ہر رات تری اے آئینۂ ادراک و یقیں

ہر چند حضوری تھی لیکن جبریلؑ بھی جرأت کر نہ سکے
اے نور مجسم تیرے سوا پہونچا نہ کوئی تا عرشِ بریں

دل ہو تری جانب نیزِ قدم دل پر بھی کبھی اک چشمِ کرم
اک چشمِ کرم کے صدقے میں ہو جائے یہ دنیا اور حسیں

سرکارِ دو عالم کی صورت خلّاقِ دو عالم کی طاعت
نظاروں سے روشن میری نظر سجدوں سے منوّر میری جبیں

رشکِ چمنِ افلاک ہے یہ گلزارِ شہِ لولاکؐ ہے یہ
جنت سے شکیلؔ افضل ہو نہ کیوں طیبہ کی فضا بطحا کی زمیں

---

# فروغِ زندگی
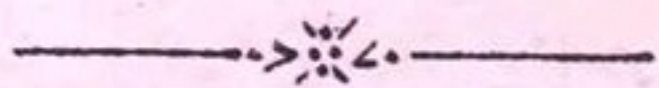
طلبِ جنوں عطا کر مجھے اے شہِ مدینہ
کہ فروغِ زندگی ہے تری آرزو میں جینا

مجھے تیرے در کی حسرت تھی مقامِ ظاہری تک
جو ہٹیں یہاں سے نظریں نظر آ گیا مدینہ

قدم اُن کے چومتا ہے بہ ادب خود آ کے ساحل
جو بھنور میں چھوڑتے ہیں ترے نام پر سفینہ

جو نفس ہے یادِ رب میں جو قدم ہے راہِ حق میں
تری پاک زندگی سے کوئی سیکھ لے قرینہ

درِ حق کی جستجو میں درِ مصطفیٰؐ پہ چلیے
کہ حریمِ عرشِ رب کا درِ مصطفیٰؐ ہی زینہ

جو نظر ہے مطمئن ہے جو نفس ہے شادماں ہے
وہ شکیل جا رہا ہے کوئی جانبِ مدینہ

# تفسیرِ حیات

○

فراق و ہجر کے حالاتِ غم کا ماجرا سُن لے
گزرتی ہے جو دل پر اے شہِ دوسرا سُن لے
ترے دیدار کی حسرت تڑپتی ہے ان آنکھوں میں
کبھی تو اک نگاہِ مضطرب کی التجا سُن لے
اسی آواز میں پنہاں ہے تفسیرِ حیات اپنی
مرے آقاؐ مرے ٹوٹے ہوئے دل کی صدا سُن لے

زمانے میں کوئی تیرے سوا ایسا نہیں دیکھا
جو اپنے دشمنوں میں بھی بھلا کہہ دے برا سن لے

اگر سینے میں دل ہو اک مسلماں کے تو ایسا ہو
تڑپ جائے اگر نامِ محمد مصطفےٰ سن لے

ہے ربطِ خالق و مخلوق اُن کی ذات سے قائم
جو ہم ان سے کہہ دیں تو وہ سن لیں جو وہ کہہ دیں خدا اُس لے

ہوا کرتی ہے جن ہونٹوں کو تیرے نام سے جنبش
اٹھیں ہونٹوں سے اب کچھ شکوہ اہلِ وفا سن لے

عیاں ہے تجھ پہ شاید تیری اُمت کی زبوں حالی
یتیموں کی فغاں سن لے غریبوں کی دُعا سن لے

ذرا یہ ناز کی باتیں شکیل آہستہ آہستہ
نہ جانے کوئی کیا کہہ دے نہ جانے کوئی کیا سن لے

# حریمِ عرش کی رفعت

مقامِ فرش و فلک ہی نہیں مقامِ رسولؐ
حریمِ عرش کی رفعت ہے زیرِ گامِ رسولؐ
زہے بلندیٔ اعزاز و احترامِ رسولؐ
خدا کے بعد لیا جا رہا ہے نامِ رسولؐ

حضورِ حق نہیں کچھ امتیازِ شاہ و گدا
حدیثِ حُسنِ مساوات ہے کلامِ رسولؐ

یہ ربطِ خالق و مخلوق اسے تعالیٰ اللہ
وہی پیامِ خدا ہے وہی پیامِ رسولؐ

جو مدعا ہے وہ مل جائے گا بہ حکمِ خدا
جو مانگنا ہے طلب کیجئے بنامِ رسولؐ

ذرا تو اپنی طرف دیکھ اُمّتِ عاصی
ترے خیال میں گزرے ہیں صبح و شامِ رسولؐ

شکیلؔ عینِ عبادت اسی کو کہتے ہیں
خدا کی یاد ہو دل میں زباں پہ نامِ رسولؐ

---

# رندانِ مصطفیٰؐ

دل مبتلائے اُلفتِ خیرالانامؐ ہے
حاصل نفس نفس کو عروجِ دوام ہے
عالم تمام صرفِ درود و سلام ہے
شاید مری زباں پہ محمدؐ کا نام ہے

ہجرِ نبیؐ کو گردشِ دوراں سے کیا غرض
دُنیائے آرزو میں سحر ہے نہ شام ہے

خم کیوں سرِ نیاز نہ ہو تیرے حُکم پر
تیرا جو حکم ہے وہ خدا کا پیام ہے

زاہد ہے بزمِ حشر میں شرمندۂ عمل
رندانِ مصطفیٰؐ ہیں وہی شغلِ جام ہے

دنیا کی دولتوں کی نہیں آرزو مجھے
مجھ کو تو صرف تیری محبت سے کام ہے

واللہ حمد و طاعتِ حق ہے ترا خیال
جو تجھ سے دور ہو وہ عبادت حرام ہے

فیضِ نبیؐ سے دشت بھی جنت ہے اے شکیلؔ
کتنا بلند اہلِ جنوں کا مقام ہے

# صاحبِ قوسین

○

چشمے ہیں رواں نور کے طیبہ کی زمیں سے
ہے بارشِ انوارِ خدا عرشِ بریں سے
جلوے تھے جو پردے میں نہاں طور پہ موسیٰؑ
ظاہر ہوئے معراج کی شب اُن کی جبیں سے

وہ صاحبِ قوسین ہیں اُن کا قدمِ ناز
ہے منزلوں آگے حدِ ادراک و یقیں سے
اے کوئے شہنشاہِ دو عالم ترے صدقے
بگڑی ہوئی بنتی ہے زمانے کی یہیں سے
گنجینۂ کونین بھی اُس خاک پہ قرباں
جس خاک کو نسبت ہے مدینے کی زمیں سے
سدرہ پہ ہیں وہ آپؐ مکیں اوجِ دنیٰ پر
اونچا ہے مقام آپؐ کا جبریلِ امیںؑ سے
محشر میں شکیل اپنی خطاؤں پہ ہوں نازاں
اُمّیدِ شفاعت ہے مجھے سرورِ دیںؐ سے

# عطائے کبریا

○

مدینے کی فضا ہے اور میں ہوں
درِ خیر الوریٰ ؐ ہے اور میں ہوں
نگاہیں عرش کے جلووں میں گم ہیں
جمالِ مصطفےٰ ؐ ہے اور میں ہوں

مری ہستی ہے اور خاکِ مدینہ
جنوں کی انتہا ہے اور میں ہوں
مکمل کر رہا ہوں دین و ایماں
ولائے مصطفےٰؐ ہے اور میں ہوں
غمِ ہجرِ محمدؐ تیرے صدقے
مرا عہدِ وفا ہے اور میں ہوں
خدا ہے اور حبیبِؐ کبریا ہے
حبیبِؐ کبریا ہے اور میں ہوں
مرے عصیاں کی پُرسش ہو رہی ہے
عطائے کبریا ہے اور میں ہوں
شکیلؔ اپنے سخن پر کیوں نہ ہو ناز
ثنائے مصطفےٰؐ ہے اور میں ہوں

———— ✻ ————
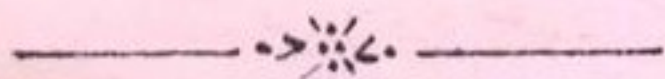
# سرکارِ مدینہ

اے مرے مشکل کشا فریاد ہے فریاد ہے
آپ کے ہوتے ہوئے دنیا مری برباد ہے
بیکس پہ کرم کیجئے سرکارِ مدینہؐ
گردش میں ہے تقدیر بھنور میں ہے سفینہ

ہے وقتِ مدد آیئے بگڑی کو بنانے
پوشیدہ نہیں آپ سے کچھ دل کے فسانے
زخموں سے بھرا ہے کسی مجبور کا سینہ
بیکس پہ کرم کیجئے سرکارِ مدینہؐ
گردش میں ہے تقدیر بھنور میں ہے سفینہ

چھائی ہے مصیبت کی گھٹا گیسوؤں والے
اللہ مری ڈوبتی کشتی کو بچا لے
طوفان کے آثار ہیں دشوار ہے جینا
بیکس پہ کرم کیجئے سرکارِ مدینہؐ
گردش میں ہے تقدیر بھنور میں ہے سفینہ
بیکس پہ کرم کیجئے سرکارِ مدینہؐ

(بشکریہ فلم مغل اعظم)

# کملی والے ﷺ

مشکل میں اگر میرے مولا اک تیرا سہارا مل جائے      بڑھتی ہوئی موجیں کٹ جائیں کشتی کو کنارا مل جائے

دل کی کشتی بھنور میں آئی ہے
کملی والے ﷺ تری دہائی ہے

یا نبی ﷺ میری التجا سن لے      تو اگر سن لے تو خدا سن لے
میں نے تجھ سے ہی لو لگائی ہے      دل کی کشتی بھنور میں آئی ہے
کملی والے ﷺ تری دہائی ہے

الجھنوں میں ہے آج دل میرا      کیا کہوں خوف ہے زمانے کا
چپ رہوں میں تو بے وفائی ہے      دل کی کشتی بھنور میں آئی ہے
کملی والے ﷺ تری دہائی ہے

ہے دوراہے یہ قافلہ دل کا      تجھ پہ چھوڑا ہے فیصلہ دل کا
تیرے آگے جبیں جھکائی ہے      دل کی کشتی بھنور میں آئی ہے
کملی والے ﷺ تری دہائی ہے

(بشکریہ فلم پالکی)

# سلام بحضور سیدنا امام حسینؓ

سلام اُن پر شہید کربلا کہتے ہیں سب جن کو
ضیائے قلب و عین مصطفیٰؐ کہتے ہیں سب جن کو
جنھوں نے جان دے کر، کر دیا اسلام کو زندہ
ہے جن کی یاد سے اب تک خدا کا نام تابندہ
وہ جن کے عزم مستحکم کا ہے چرچا زمانے میں
وہ جن کا نام ہے روشن خدائی کارخانے میں

وہ جن کے خوف سے کاشانۂ باطل لرزتے تھے
وہ جن کے دبدبے سے دشمنوں کے دل لرزتے تھے
وہ جن کی ایک ٹھوکر سے رواں چشمے ہوں کوثر کے
رہے جو تین دن پیاسے مگر سائے میں خنجر کے
اُنھیں کی ذاتِ والا باعثِ تکمیلِ ایماں ہے
لقب جن کا حسینؑ ابن علیؓ شاہ شہیداں ہے
نہ کیوں ہر حامیٔ دین مبیں بھیجے سلام اُن پر
فدا ہیں جان و دل سے جان و دل والے تمام اُن پر
یہی وہ تھے جنھوں نے لاج رکھ لی اہلِ ایماں کی
بڑھا دی دہر میں توقیر ہر مرد مسلماں کی
بلاشک عام انسانوں سے ہے اونچا مقام اُن کا
زمانے کے لئے درسِ مکمل ہے پیام اُن کا
اُنھوں نے کر دیا ظاہر حقیقت کس کو کہتے ہیں
شہادت کا ہے کیا مطلب شہادت کس کو کہتے ہیں
کبھی روکے سے طوفان صداقت رُک نہیں سکتا
کسی کا سر کسی انساں کے آگے جُھک نہیں سکتا

# صدائے سوزِ ماتم

نظر وابستۂ ماہِ محرّم ہوتی جاتی ہے
تمامی بزمِ ہستی بزمِ ماتم ہوتی جاتی ہے

طبیعت خود بخود دلدادۂ غم ہوتی جاتی ہے
صدا اے دل صدائے سوزِ ماتم ہوتی جاتی ہے

ہوائے دہر کی خونابہ افشانی ارے توبہ
خزاں بر کفِ بہارِ بزمِ عالم ہوتی جاتی ہے

زمینِ کربلا کے اُف وہ ہیبت ناک نظّارے
دلوں سے قدرِ محشر واقعی کم ہوتی جاتی ہے

حریفانِ علیؓ وعدہ خلافی کرتے جاتے ہیں
عداوت جزوِ خوئے ابنِ آدم ہوتی جاتی ہے

ستم بھی اور بھوکے پیاسوں پر ستم توبہ
کلیجہ کانپتا ہے چشم پرنم ہوتی جاتی ہے

مے کوثر پلاتے ہیں جنابِ مصطفیٰؐ شاید
علی اصغرؓ کے رونے کی صدا کم ہوتی جاتی ہے

# فیضِ رحماں چاہیے

روزِ محشر سرخرو ہونے کا ساماں چاہیے
دل میں جوشِ الفتِ شاہِ شہیداں چاہیے

جزوِ ایماں ہے محبت اہلِ بیتؓ پاک کی
دل میں پیہم خواہشِ تکمیلِ ایماں چاہیے

سرفروشِ کربلا کی پیروی ہے فرضِ عین
اتباعِ ملتِ محبوبِ یزداں چاہیے

خود بخود ہو جاتی ہے آسان ہر مشکل شکیلؔ
ہاں مگر لطفِ محمدؐ فیضِ رحماں چاہیے

# شمعِ ہدایت پہ سلام

اے حسین ابنِ علیؓ آپ کی عظمت پہ سلام
ذوقِ ایماں پہ فدا، شوقِ شہادت پہ سلام

آپ کی ذات نے انساں کو دیا اوجِ کمال
محسنِ نوعِ بشر آپ کی رفعت پہ سلام

دامنِ حق کو نہ چھوڑا سہے باطل کے ستم
اس تحمل پہ نثار، ایسی شجاعت پہ سلام

آپ غافل نہ رہے جس سے تہِ خنجر بھی
ایسے سجدے پہ سلام، ایسی عبادت پہ سلام

آپ کے پاک لہو سے جو ہوئی ہے روشن
بزمِ کونین کی اُس شمعِ ہدایت پہ سلام

اس طرف صرف بہتّر تھے اُدھر فوجِ یزید
پیکرِ صبر و رضا آپ کی ہمت پہ سلام

دل وہی ہے کہ ہو جس میں غمِ شبیرؓ شکیل
جو گرے آنکھ سے اُس اشکِ محبت پہ سلام

# جمالِ غوث پاکؒ

دلربا ہے کس قدر شانِ جمالِ غوث پاکؒ
ہے جہاں شیدائے حُسنِ بے مثالِ غوث پاکؒ
آنکھ کے پردوں میں بے پردہ نظر آنے لگی
ہے پسِ آئینہ تصویرِ جمالِ غوث پاکؒ

سر جھکاتے ہیں قدم پر اُن کے قطب و اولیاء
ہے مسلّم دہر میں جاہ و جلالِ غوثِ پاکؒ

میکدہ جیلاں ہے فیضِ ساقیٔ تسنیم سے
ہے طہورِ خلد صہبائے وصالِ غوثِ پاکؒ

ہے ابد آثار اُن کا اقتدارِ غوثیت
اہلِ عرفاں میں نہیں کوئی مثالِ غوثِ پاکؒ

اُن کے اکرام و عطا یا کم نہ ہوں گے تا ابد
رہتی دنیا تک ہے فیضِ لازوالِ غوثِ پاکؒ

نورِ عرفاں سے ہے سینے پر مدینے کا گماں
جلوہ فرما دل میں ہے پیہم خیالِ غوثِ پاکؒ

جذب ہے تشکیلِ ملیحِ مصطفےٰؐ دل میں شکیل
ہوں نمک پروردۂ جود و نوالِ غوثِ پاکؒ

# چادرِ غوثِ پاکؒ

نوٹ :۔ اگست ۱۹۶۵ء میں گیارہویں شریف کے موقع پر جب مصنف بغداد شریف میں حضرت محبوبِ سبحانیؒ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے تھے تو حضرت مولانا عبد الحمید سالم میاں قادری، سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں نے مزارِ غوث پاکؒ پر چادر چڑھائی تھی۔ چادر کے جلوس کے موقع پر مصنف نے یہ چادر پڑھی تھی اور بہ نفس نفیس حضور غوث پاکؒ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ (مرتبین)

○

غلافِ عرش ہے یہ ظلِّ رحمانی کی چادر ہے
اٹھا لو سر پہ یہ محبوبِ سبحانیؒ کی چادر ہے
جلوس قادری لے کر چلا ہے قادری تحفہ
یہ چادر غوثِ اعظمؒ شاہِ جیلانی کی چادر ہے

ہے نسبت حضرت سالمؔ میاں کو غوثِ اعظمؒ سے
قدیر و مقتدر کے فیضِ روحانی کی چادر ہے

ہے باب الشیخ[1] کا دیوان خانہ خلد سے بڑھ کر
رواں بغداد میں اک قطبِ ربّانی کی چادر ہے

مجھے بھی یاد فرما ہی لیا ہے غوثِ اعظمؒ نے
جہاں میں ہوں وہاں محبوبِ سبحانی کی چادر ہے

وہیں عبدالرحیم[2] و افتخار[3]، اشفاق[4] و ناصر[5] ہیں
خدا رکھے سبھی کے جوشِ ایمانی کی چادر ہے

شکیلؔ اپنے مقدر پر مجھے خود رشک آتا ہے
نظر روضے پہ سر پر شاہِ جیلانیؒ کی چادر ہے

---
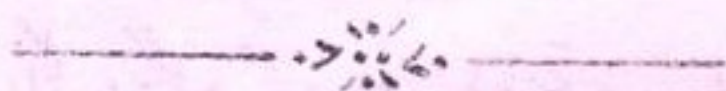
[1] باب الشیخ حضرتِ غوثِ پاکؒ کا دیوان خانہ ہے جہاں مصنف نے قیام کیا تھا۔

[2] حاجی عبدالرحیم صاحب بدایونی جو آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں کے ایک خاص جاں نثار ہیں اور اسی سلسلے میں شامل ہیں۔

[3] افتخار صاحب مصنف کے ایک بدایونی دوست قیوم حسن صدیقی کے برادر خورد ہیں جو کراچی میں مقیم ہیں۔

[4] اشفاق صاحب کراچی کے ایک تاجر بزرگ جو قادریہ سلسلے میں شامل ہیں۔

[5] ناصر صاحب بدایوں کے ایک نوجوان جو حضرت سالم میاں کے ہمسفر تھے۔ (مرتبین)

# ترا سنگِ درِ غریب نوازؒ

جنوں میں کاش ہو اتنا اثر غریب نوازؒ
نظر اُٹھاؤں تو آئیں نظر غریب نوازؒ
مرے قدم ہوں تری رہ گزر غریب نوازؒ
مری جبیں ہو ترا سنگِ در غریب نوازؒ
نہ مجھ کو خواہشِ جنت نہ فکرِ حور و قصور
بس اک نگاہِ محبت اثر غریب نوازؒ
تمھاری بارگہِ ناز ہے مری دُنیا
میں اس کو چھوڑ کے جاؤں کدھر غریب نوازؒ
شبِ فراق کی پُر نور ساعتوں کی قسم
ترے دیار میں ہو گی سحر غریب نوازؒ
یہ کامیابی بہم یہ شانِ اوجِ کمال
شکیلؔ مجھ سے نہیں بے خبر غریب نوازؒ

# میخانۂ محبوب الٰہیؒ

آنکھیں ہیں جلوہ خانۂ محبوبِ الٰہیؒ
دل کیوں نہ ہو دیوانۂ محبوبِ الٰہیؒ
واعظ تری جنت کی قسم دیکھ تو جا کر
فردوس ہے میخانۂ محبوبِ الٰہیؒ

روشن ہے مجھی پر مرے جینے کی حقیقت
ہر سانس ہے افسانۂ محبوبِ الٰہیؒ

حقّا کہ ہے آئینۂ انوارِ دو عالم
اک جلوۂ مستانۂ محبوبِ الٰہیؒ

وہ عہدِ خزاں ہو کہ بہاراں ہو بہر رنگ
وا ہے درِ مے خانۂ محبوبِ الٰہیؒ

گلشن کو اگر دیدۂ ظاہر ہی سے دیکھو
ہر پھول ہے پیمانۂ محبوبِ الٰہیؒ

دولت ہے نگاہوں میں مگر پا نہیں سکتا
بدبخت ہے بیگانۂ محبوبِ الٰہیؒ

جب فرطِ عقیدت سے شکیلؔ آنکھ اُٹھائی
تھا سامنے کاشانۂ محبوبِ الٰہیؒ
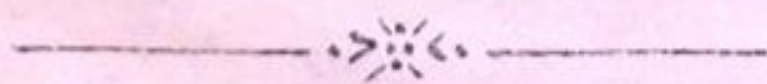
## منقبت حضرتِ سلطان العارفین بدایونیؒ

جلوۂ حسن آفریں دیکھا — حسنِ سلطانِ عارفینؒ دیکھا

صورتِ خواجہ حسن کے نثار — مصطفیٰؐ کا رُخِ حسیں دیکھا

طور سینا بنا مرا سینہ — دل میں جب آپ کو مکیں دیکھا

صرف خوابِ لحد ہے لعلِ یمین — چاند پنہاں تہِ زمیں دیکھا

فیضِ سلطانِ عارفینؒ سے شکیلؔ
قلب میں جلوۂ مبیں دیکھا

# شاہِ مدینہ

بیچ بھنور میں آن پھنسا ہے دل کا سفینہ شاہِ مدینہ
بگڑی ہوئی تقدیر بنا دو
ڈوبتی نیّا پار لگا دو
ورنہ خدارا مشکل ہے جینا ، شاہِ مدینہ
بیچ بھنور میں آن پھنسا ہے دل کا سفینہ
بیکس کے غمخوار تمہی ہو
جو کچھ ہو سرکار تمہی ہو
دل کا سکوں جینے کا سہارا دنیا نے سب چھینا شاہِ مدینہ
بیچ بھنور میں آن پھنسا ہے دل کا سفینہ

(بشکریہ فلم درد)